بحث و نظر

سلسلہ نمبر 2

جناب مفتی مختار اللہ جہانگیروی حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اختلاف مطالع کے اعتبار و عدم اعتبار کی تحقیق

(قسط نمبر 2)

مذہب اہل حدیث : مذاہب اربعہ کی تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی کہ تین مذاہب کی متفقہ اور مذہب شافعی کے بعض فقہاء کی رائے اور فتویٰ اختلاف مطالع کے عدم اعتبار کا ہے ان کے علاوہ علماء اہل حدیث بھی اختلاف مطالع کے عدم اعتبار کے قائل ہیں۔

(۱) چنانچہ اہل حدیث کے مشہور و معروف عالم اور فقیہ علامہ وحیدالزمان حیدر آبادیؒ مترجم صحاح ستہ فرماتے ہیں : "ولاعبرة لاختلاف المطالع وقيل يعتبراذاكانت المسافة قدرشهر الخ (كنزالحقائق من فقه خيرالخلائق، ص ۴۷) (ترجمہ : اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں اگرچہ بعض نے اعتبار دیا ہے بشرطیکہ دونوں شہروں کے درمیان ایک مہینے کی مسافت ہو)۔ علامہ صاحبؒ کی مذکورہ عبارت واضح طور پر اس بات کی تصریح کرتی ہے کہ اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں اور جہاں تک دوسرے قول کا تعلق ہے تو اس کو علامہ صاحب نے قیل کے ساتھ ذکر کر کے اسکی تضعیف کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۲) مشہور غیر مقلد فقیہ و محدث علامہ محمد بن علی الشوکانی الشہیر بقاضی شوکانی فرماتے ہیں :

"والذى ينبعى اعتماده هوماذهب اليه المالكية وجماعة من الزيدية واختاره المهدى منهم وحكاه القرطبى عن شيوخه أنه اذارأه اهل بلدلزم اهل البلادكلها" (نیل الاوطار : ۴/ ۲۰۷) (ترجمہ : مناسب یہ ہے کہ اس رائے کو معتمد مانا جائے جس کو مالکیہ زیدیہ کی ایک جماعت اور امام مہدی نے اختیار کیا ہے اور امام قرطبی نے اپنے اساتذہ سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر ایک شہر والوں نے چاند دیکھا تو تمام شہروں کے باشندگان پر حکم لازم ہوگا۔

(۳) مشہور غیر مقلد عالم دین علامہ نواب صدیق حسن خان صاحبؒ فرماتے ہیں :

"واین دال ست برینکه رویت یک بلد رویت جمیع بلادست پس لازم باشد حکم "(ترجمہ : یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر ایک شہر میں چاند کی رؤیت ہوئی تو یہ رؤیت تمام شہروں کیلئے ہے اسی وجہ سے سب پر حکم لازم (واجب) ہوگا۔ تو گویا علماء مذہب اہل حدیث بھی جمہور کے ساتھ اتفاق رائے رکھتے ہوئے اختلاف مطالع کو اعتبار نہیں دیتے۔
(المرام مسک الختام شرح بلوغ المرام ج ١/ ٥٠٣)

مذہب ظاہریہ : اہل ظواہر کے بانی علامہ ابن حزمؒ کی رائے موسوعۃ جمال عبد الناصر میں منقول ہے :"أماابن حزم فان الذی یوخذمن کلامہ انہ لایعتبر اختلاف المطالع اذ یقول ومن صح عندہ بخیر من یصدقہ: من رجل واحداواسرأۃ واحدۃ عبداو حرأوامۃ اوحرۃ فصاعداً أن الھلال قدرؤی البارحۃ فی آخرشعبان ففرض علیہ الصوم صام الناس أولم یصوموااوکذالک لورأہ ھووحدہ "(موسوعۃ جمال عبدالناصر ٤/ ٩٧)(ترجمہ : علامہ ابن حزم کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں کیونکہ وہ کہتا ہے کہ ان کے نزدیک اس شخص کی اطلاع درست ہے چاہے ایک مرد ہو یا ایک عورت، غلام ہو یا آزاد، باندی ہو یا آزاد جو اس بات کی تصدیق کرے کہ بیشک شعبان کی آخری رات کو چاند دیکھا گیا ہے پس اس پر روزہ فرض ہوا چاہے روزہ رکھے یا نہ رکھے اسی طرح ایک نے دیکھا ہو)۔
موسوعۃ کی عبارت کی وضاحت سے علامہ ابن حزم ظاہری کا فتویٰ اور مذہب اختلاف مطالع کے عدم اعتبار کا معلوم ہوتا ہے گویا کہ اہل ظواہر کا مذہب بھی جمہور کے مذہب اور فتویٰ کے مطابق اور اس کا مؤید ہے۔

مذہب زیدیہ : زیدیہ روافض کا ایک گروہ ہے جو امام زین العابدینؒ کے بیٹے حضرت زیدؒ کی طرف منسوب ہے، ان کے فقہاء کی ایک جماعت بھی اس بات کی قائل ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں، چنانچہ علامہ شوکانی فرماتے ہیں :"والذی ینبغی اعتمادہ ھوماذھب الیہ المالکیۃ جماعۃ من الذیدیۃ واختارہ المھدی منھم وحکاہ القرطبی عن شیوخہ انہ ارأہ اھل بلدلزم اھل البلادکلھا "(نیل الاوطار : ٤/ ٢٠٧)

(مناسب یہ ہے کہ اس رائے کو معتمد مانا جائے جس کو مالکیۃ زیدیہ کی ایک جماعت اور امام مھدیؒ نے اختیار کیا ہے اور امام قرطبی نے اپنے اساتذہ سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر ایک شہر والوں نے چاند دیکھا تو تمام شہروں کے باشندگان پر حکم لازم ہوگا۔

دورہ حاضر کے عرب محققین کی آراء : قدیم وجدید مقلدین علماء وفقہاء اور مجتھدین عظام کے فتویٰ کے مطابق دور حاضر کے مانے گئے عرب محققین بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں، بلکہ مسلمانوں میں ایک رؤیت جہاں بھی ہو سب کیلئے کافی ہے۔

(ا) چنانچہ عرب کے نامور محقق علامہ السید سابق فرماتے ہیں :

"ذهب الجمهورالى أنه لاعبرة باختلاف المطالع : فمتى رأى الهلال اهل بلدوجب الصوم على جميع البلاد لقول الرسول ﷺ صوموالرؤية وافطروالرؤيته وهوخطاب عام لجميع الأمة فمن رأه منهم فى أى مكان كا[ن] ذلک رؤية لهم جمعيا" (فقہ السنۃ: ۱/ ۳۸۵، ۳۸۶) (ترجمہ : جمھور کی رائے یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں جب کسی بھی شہر والوں نے چاند دیکھا تو سب لوگوں پر روزہ واجب ہو جا- گا اس لئے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے : کہ چاند دیکھ کر روزہ اور دیکھ کر افطار کرو اور یہ خطاب عام- جو جمیع امت کو شامل ہے پس جس نے جہاں بھی چاند دیکھا تو یہ رؤیت سب کیلئے ہے۔

(۲) اسی طرح دور حاضر کے عظیم مفکر اور مشہور فقیہ علامہ شیخ وھبہ زحیلی (جنکی تصنیف کر[دہ] کتاب الفقہ الاسلامی وادلتہ ہر کتب خانہ کی زینت ہے اور ہر خاص وعام اس سے مستفید ہوتے ہیں) فرماتے ہیں" وهذا الرأى (رأى الجمهور) هوالراجح لدئ توحيداً للعبادة [بين] المسلمين ومنعامن الاختلاف غيرالمقبول فى عصرنا لأن ايجاب الص[وم] معلق بالرؤية دون تفرقة الاقطار "(الفقہ الاسلامی وادلتہ ۲/ ۶۱۰)

یہ رائے (جمہور کی رائے) راجح ہے اس لیے کہ یہ مسلمانوں کی عبادت میں وحدت کا ذریعہ ہے۔ ا[ور] ہمارے زمانے میں اختلاف سے منع مقبول نہیں اس لئے کہ روزہ کا وجوب رؤیت کے ساتھ [متعلق] ہے اس میں اقطار وغیرہ کا کوئی تعلق نہیں۔

(۳) اسی طرح علامہ عبدالرحمٰن الجزائری اختلاف مطالع کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :
"اذاثبتت رؤیة الھلال بقطرمن الاقطاروجب الصوم علی سائرالاقطار لافرق بین القریب من جهة الثبوت و البعیداذابلغهم من طریق موجب للصوم" (الفقہ علی مذاہب الاربعۃ ۱/۵۵۰)۔ (ترجمہ : جب چاند کی رؤیت دنیا کے کسی بھی کونے میں ثابت ہو جائے تو سب کونوں والوں پر روزہ واجب ہو جائے گا جس میں قریب وبعید کا کوئی فرق نہیں بشر طیکہ یہ اطلاع بطریقہ موجب شرعی پہنچ جائے۔ مذاہب اربعہ ، مذہب اہل حدیث ، مذہب ظاہری اور زمانہ حال کے عرب محققین جن کو دنیامیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہےاور ان کے فتویٰ کو تسلیم کیا جاتا ہے، ان سب کی رائے اور فتویٰ یہ ہے کہ اختلاف مطالع اگر چہ مشاہدات اور سائنسی تحقیقات نے ثابت کیا کہ موجود ہیں مگر چونکہ شریعت محمدی ﷺ کافقۃ للناس ہے یعنی جملہ انسانیت کے لئے دین ہےاور دین میں یسر (آسانی) رکھی گئی ہے۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کو نصیحت فرماتے تھے کہ "یسرواولاتعسروابشروا ولاتنفروا : (الحدیث) "کہ لوگوں پر آسانی کروان کو تکلیف میں نہ ڈالو"۔ تو چونکہ جملہ انسانیت میں شہری لوگ بھی شامل ہیں اور دیہاتی بھی حتی کہ پہاڑ اور جنگل میں رہنے والے لوگ بھی اس میں داخل ہیں، شہری لوگوں کیلئے تو جدید آلات کے ذریعے معلوم ہو جائے گا مگر دیہاتی لوگ اس سے بے خبر ہونگے۔ لہذا فتویٰ اور ظاہر مذہب اور سب مذاہب کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ اختلاف مطالع ہونے کے باوجود اس کا اعتبار نہیں، اہل مشرق کی رؤیت جب اہل مغرب کو بطریقہ شرعی پہنچ جائے تو قابل قبول ہے، چاہے قریب ہو یا بعید، ایک ریاست میں ہو یا مختلف ریاستوں میں، مگر ثبوت کے وقت ایک دن روزہ ہو گا اور ایک ہی دن عید ہو گی۔ اور اسی میں جملہ مسلمانوں کی اجتماعیت اور وحدت پنہاں ہے۔

یہاں تک تو مختصراً مذاہب کی تحقیق تھی آگے انشاء اللہ عدم اعتبار یعنی جمہور فقہاء کے دلائل پیش کیے جائیں گے۔ جن سے یہ حضرات استدلال کرتے ہیں۔

عدم اعتبار کے دلائل : تحقیق مذاہب جو ماقبل صفحات میں ذکر ہوئی ، سے معلوم ہوا کہ اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں، اہل مشرق کی رؤیت اہل مغرب کیلئے اور اہل مغرب کی رؤیت

اہل مشرق کیلئے جب بصورت شرعی پہنچ جائے تو حجت ہے یہ حضرات اپنے اس موقف کے لئے قرآن کریم وسنت نبویہ ﷺ کی چند روایات سے استدلال کرتے ہیں :

(ا) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : "من شهد منكم الشهر فليصمه الاية" (ترجمہ : اور جو تم میں سے چاند کو دیکھے تو وہ روزہ رکھے) اس آیت سے استدلال کو سمجھنے کیلئے چند باتوں کو ذھن نشین رکھنا چاہئیے۔

(الف) اس بات پر سب لوگ متفق ہیں کہ سارے لوگ چاند نہیں دیکھ سکتے۔

(ب) اور یہ بھی متفق علیہ مسئلہ ہے کہ ہر ایک دیکھنے کا مکلّف بھی نہیں۔

(ت) آیت بھی عام ہے کہ چاہے آدمی سفر میں ہو یا حضر میں بیمار ہو یا تندرست ہر حال میں روزہ فرض ہو جائے گا۔

(ج) اسی طرح آیت میں کسی شہر یا مسافت کی کوئی قید نہیں رکھی گئی ہے، بلکہ عام حکم ہے۔

(ح) اور یہ بھی بدیہیات سے ہے کہ بعض کے دیکھنے سے دیگر مسلمانوں پر روزہ فرض ہو جاتا ہے۔

تو ان باتوں کو سمجھنے کے بعد اب یہ بات ضرور سمجھ میں آئے گی کہ آیت کی عمومیت وہ عدم قید بلد وغیرہ اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ دنیا عالم میں ایک دو آدمیوں کے چاند دیکھنے سے دیگر مسلمانوں پر روزے فرض ہونگے اور یہ بات عدم اعتبار اختلاف مطالع کو مستلزم ہے۔ چنانچہ مولانا شیخ ظفر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں "ولنا قوله تعالیٰ فمن شهد منكم الشهر فليصمه الايه، اجمع المسلمون على وجوب صوم شهر رمضان وقد ثبت ان هذا اليوم من شهر رمضان بشهادة الثقاب فوجب صومه على جميع المسليمن ولأن شهر رمضان مابين الهلالين۔۔۔۔۔ ولأن البينه العدلة شهدت برؤية الهلال فيجب الصوم كمالو تقاربت البلدان" (احکام القرآن ۱/۲۰۱) (ترجمہ : ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ "جس نے چاند دیکھا تو وہ روزہ رکھے" مسلمانوں کا رمضان کے مہینے کے روزوں کے وجوب پر اتفاق ہے، اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ چند ثقہ گواہوں کی گواہی سے آج کا دن رمضان کا ہے تو سب مسلمانوں پر روزہ واجب ہو جائے گا۔ اس لئے کہ رمضان کا مہینہ دو چاندوں کے

درمیان ہے...... اور بے شک ایک ثقہ گواہ نے چاند کی رؤیت پر شہادت دی پس اس سے روزہ واجب ہو جائے گا جیسا کہ قریب شہروں کے باشندگان پر واجب ہوتا ہے۔

(۲) عن ابی هريرة يقول قال النبی ﷺ اوقال، ابوالقاسم صوموالرؤيته افطروالرؤيته فان غمی عليكم فاكملواعدة شعبان ثلاثين "(الصحیح البخاری : ۱/)

(ترجمہ : آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اگر تم سے چاند پوشیدہ ہو جائے تو پھر شعبان کے تیس دن پورے کرو)۔

حدیث شریف کے اطلاق الفاظ بھی اختلاف مطالع کے عدم اعتبار کی دلیل دیتے ہیں، اس لئے کہ اس میں نبی کریم ﷺ نے کسی شہر یا قریہ کو مختص نہیں فرمایا بلکہ اسمیں جملہ مسلمانوں کو خطاب ہے گویا کہ مسلمانوں میں کسی ایک شخص کا چاند دیکھنا سارے مسلمانوں کا دیکھنا ہے۔لہذا چند محدثین عظام کی تشریح بطور نمونہ پیش خدمت ہے :

(الف) علامہ ظفر احمد عثمانی ؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں :"ولا حجة لهم فيه لأن هذا لايختص بأهل ناحية على جهة الانفراد بل هوخطاب لكل من يصلح له من المسلمين فالاستدلال به على لزوم رؤية اهل بلد لغيرهم من البلاد أظهر من الاستدلال به على اللزوم لأنه اذرآه اهل بلد فقدرآه المسلمون يلزم غيرهم مالزمهم ، الخ (احکام القرآن ۱/ ۲۰۲) (ترجمہ :اس روایت میں انکی کوئی دلیل نہیں ہے اس لئے کہ یہ روایت کسی خاص کونے والوں کے ساتھ انفرادا خاص نہیں بلکہ یہ خطاب ہر مسلمان کو شامل ہے، پس اس سے ایک شہر والوں کی رؤیت سے دوسرے شہر والوں پر روزہ واجب ہونے کے حکم کے بارے میں استدلال آسان ہے۔جب ایک شہر والوں نے چاند دیکھا تو گویا کہ سب نے دیکھا اور اس سے دوسروں پر بھی وہ حکم لازم ہوگا جو دیکھنے والوں پر لازم ہوا ہے۔

(ب) اور اس حدیث کی شرح میں شارح بخاری علامہ بدرالدین العینی ؒ فرماتے ہیں : قوله صوموالرؤيته) رؤية بعض المسلمين ولايشترط رؤية كل الناس قال النووی بل يكفی من جميع الناس رؤية عدلين وكذاعدل على الاصح "(عمدۃ القاری ۱۰/ ۲۸۱)

(ترجمہ : آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو، یعنی بعض کی رؤیت مطلوب ہے سب کی رؤیت ضروری نہیں۔ امام نوویؒ تو فرماتے ہیں کہ تمام لوگوں کیلئے دو ثقہ گواہوں کی یا صحیح قول کے مطابق ایک ثقہ کی گواہی کافی ہے)۔

علامہ عینیؒ کی یہ تشریح بھی اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ جب دو ثقہ آدمیوں کی رؤیت تمام مسلمانوں کی رؤیت ہے اور انکی شہادت فرضیت صوم کیلئے کافی ہے تو معلوم ہوا کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں اس لئے دو یا ایک ثقہ گواہ کی رؤیت تمام مسلمانوں کیلئے کافی ہو گی، اگر حدیث سے یہ مراد نہ ہوتا تو شارح اسکی عمومی تشریح نہ فرماتے بلکہ اس کو اقلیم، بلاد قریب کے ساتھ مختص کرتے۔

(ج) دور حاضر کے محقق عالم دین شیخ وھبہ زحیلیؒ فرماتے ہیں : فھویدل علی أن ایجاب الصوم علی کل المسلمین معلق بمطلق الرؤیة والمطلق یطلق علی اطلاقه فتکفی رؤیة الجماعة اوالفرد المقبول الشھادة"(الفقہ الاسلامی وادلتہ ۲/۶۰۹)

(ترجمہ : یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تمام لوگوں پر روزہ کا وجوب مطلق چاند دیکھنے پر موقوف ہے اور مطلق اپنے اطلاق پر چلتا ہے، لہذا ایک جماعت کی رؤیت یا ایک مقبول ثقہ کی رؤیت کافی ہے)۔(د) مشہور عرب محقق الاستاذ الشیخ سید سابق بھی بایں الفاظ حدیث سے استدلال کرتے ہیں :"وھوخطاب عام لجمیع الامة فمن رأہ منھم فی ای مکان کان ذلک رؤیة لھم جمعیا"(یہ خطاب سب امت کیلئے عام ہے پس جس نے بھی جہاں بھی چاند دیکھا تو یہ سب کیلئے کافی ہے۔ (فقہ السنۃ)

(۳) عن عبداللہ بن عمران رسول اللہ ﷺ ذکررمضان فقال لاتصوموا حتی تروا الھلال ولاتفطر واحتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا له"(الصحیح البخاری :۱/)

(ترجمہ : عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ کے سامنے رمضان کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم روزہ مت رکھو حتی کہ تم چاند دیکھو اور افطار مت کرو حتی کہ تم چاند دیکھو اور اگر تم پر چاند مغموم (بادلوں میں چھپ جائے) ہو جائے تو پھر حساب کرو)۔ روایت ھذا کے الفاظ بھی ماقبل کی طرح

عدم اعتبار کا اثبات کرتے ہیں۔

(۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصوم یوم تصومون والفطریوم تفطرون والاضحی یوم تضحون" (مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، احکام القرآن ۱/۲۰۲)

(ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھو اور عید اس دن جس دن تم افطار کرو اور قربانی اس دن جس دن تم قربانی کرو)۔

اس روایت کو علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی اختلاف مطالع کے عدم اعتبار کیلئے بطور دلیل پیش کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: "فالصواب فی ھذاواللہ اعلم مادل علیہ قولہ صومکم یوم تصومون وفطرکم یوم تفطرون واضحاکم یوم تضحون، الخ (مجموعۃ الفتاویٰ ۲۵/۱۰۵)

(ترجمہ: حق رائے اس میں یہ ہے جس پر آپ ﷺ کا فرمان: صومکم یوم تصومون الخ دلالت کرتا ہے (یعنی اختلاف مطالع کو کوئی اعتبار نہیں)۔

(۵) عن البراء بن عاذب أن عمربن الخطابؓ کان ینظرإلی الھلال فرأہ رجل فقال یکفی المسلمین أحدھم فأمرھم فافطروااو صاموا" (المحلی ۳/۵۳۹)

(ترجمہ: براء بن عاذب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ چاند کو دیکھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے چاند کو دیکھا جس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مسلمانوں کیلئے ان کے ایک آدمی کی رؤیت کافی ہے اور پھر افطار یا روزے کا حکم دیا)۔

حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ حضرات صحابہ کرامؓ کے سامنے تھا جس میں آپؓ نے ایک آدمی کی رؤیت کو جملہ مسلمانوں کیلئے کافی قرار دیا جبکہ اس وقت مسلمانوں کی آبادی دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی تھی، اگر اختلاف مطالع کا اعتبار ہوتا تو حضرت عمرؓ جو خلیفہ وقت تھے دور وبعید کی قید ضرور لگاتے، جبکہ آپ نے قید نہیں لگائی بلکہ عمومی الفاظ فرمائے تو معلوم ہوا کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں۔

(جاری ہے)

مصنف ابن ابی شیبہ کی طباعت کے بعد

فرمودات رسول اکرم ﷺ اور اسوۂ حسنہ کی لازوال روشنی سے قلوب اور زندگیوں کو منور رکھنے والے اہل ایمان کیلئے ایک عظیم خوشخبری

ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کی تاریخ ساز پیشکش

تقریباً نصف لاکھ احادیث کا عظیم ذخیرہ

کنز العمال

فی سنن الاقوال والافعال

للعلامۃ علاء الدین علی المتقی الحنفیؒ
(المتوفی ۹۷۵)

صرف 3450 روپے میں

مقدمہ و تعارف

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
علامہ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ
علامہ عبدالحئ حسنی لکھنویؒ

13 ہزار صفحات	کامل 18 جلدیں	بیروتی طبع کے نسخہ کا اعلیٰ عکسی فوٹو
اعلیٰ کاغذ، جلی قلم	تصحیح کے خصوصی اہتمام	اور جدید اضافہ و حاشیہ کے ساتھ
ہند و پاک میں پہلی بار	قیمت کامل سیٹ 6900 روپے	خاص رعایت پیشگی رقم ارسال کرنے والے کو

کیم محرم تک صرف نصف قیمت میں

ملنے کا پتہ: **ادارہ تالیفات اشرفیہ** بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
فون 41501-540513

دوسری عربی مطبوعات

السنن الکبریٰ بیہقی مع الجوہر النقی دس جلد
السنن الکبریٰ امام نسائی کامل چھ جلد
نسیم الریاض فی شرح الشفاء کامل چار جلد
اوجز المسالک شرح موطا مالک پندرہ جلد

پاکستان میں پہلی بار یہ کتابیں طبع ہو چکی ہیں

مکمل فہرست کتب مفت طلب کریں